سوال

(179) کیا مسافر کے لیے نماز باجماعت کی پابندی ضروری نہیں ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا مسافر کے لیے نماز باجماعت کی پابندی ضروری نہیں ؟ کیا اس سلسلہ میں کوئی حدیث آتی ہے کہ مسافر تنہا گھر پر نماز پڑھ سکتا ہے ؟

شاہد جمال امام وخطیب جامع مسجد اہل حدیث مولا نگر پوسٹ جگن ناتھ پور ضلع سنگھ بھوم ، بھار14833203 9 1999ء

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مسافر کے لیے باجماعت کی پابندی ضروری نہ ہو اور یہ کہ مسافر مسجد نہ جا کر، تنہا جائے اقامت پر نماز پڑھ لے ۔ اس سلسلہ میں کوئی حدیث یا اثر نظر سے نہیں گزرا۔

مسافر کے لیے مسجد میں حاضری اور پابندی اسی طرح ضروری ہے جس طرح مقیم اور حاضر کے لیے ، بشرطیکہ مسجد قریب ہو اور اذان سنتا ہو۔ اللہ کے رسول اللہ ﷺ نے بھی حالت خوف میں بھی باجماعت نماز پڑھائی جب کہ دشمن سامنے صف بستہ تھا اور مسلمان سخت خوف وہراس کی حالت میں تھے ۔ قرآن مجید میں صلاۃ الخوف کے بارے میں آیا ہے اور اس کے پڑھنے کی ترکیب بتلائی گئی ہے ''وَإِذَا كُنتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِّنْهُم مَّعَكَ وَلْيَأْخُذُوا أَسْلِحَتَهُمْ ،، (سورہ نساء : 102) نیز باجماعت نماز بڑی تاکید آئی ہے ۔ الا یہ کہ کوئی عذر شرعی ہو۔ حضرت عبداللہ بن ام مکتوم کی حدیث : ''انه سأل النبی صلی اللہ علیه وسلم ، فقال : یارسول اللہ ، إنی أصلی فی بیتی ؟ قال : هل تسمع النداء ؟ قال : نعم ، قال : لا أجد لک رخصة ،، سنن ابی داؤد مع العون (2/254) : باب التشدید فی ترک الجماعة . اس حدیث سے نماز باجماعت کا ثبوت اور تاکید ملتی ہے ۔ قال الخطابی : ''وفی ہذا دلیل علی أن حضور الجماعة واجب ، ولو کان ذلک ندبا ، لکان أولی من یسعه التخلف عنها أہل الضرورة الضعف ومن کان فی مثل حال ابن ام مکتوم ،، یہ حدیث اگرچہ مقیم اور حاضر کے لیے ہے ، لیکن باجماعت نماز کی تاکید ہر ایک کے لیے ہے ۔ ہذا ما ظہر لی والعلم عند اللہ تعالی . کبتہ : عبدالعزیز عبداللہ الرحمانی 7/1420/14ھ 25 10 1999ء

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 270

محدث فتویٰ